Lesson 16. Al-Baqarah (Ayaat 122 - 129): Day 61 سُوۡرَۃُ البَقَرَۃ کی تفسیر

ہر سبق کو ایک سیڑھی محسوس کریں کہ ہم علم کی سیڑھیاں چڑھ رہے ہیں۔

يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ

يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ	اذۡكُرُوۡا	نِعۡمَتِىَ
اے بنی اسرائیل	یاد کرو	نعمت میری

اے بنی اسرائیل میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم

الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَنِّىۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوۡا

الَّتِىۡۤ	اَنۡعَمۡتُ	عَلَيۡكُمۡ	وَ	اَنِّىۡ	فَضَّلۡتُكُمۡ	عَلَى	الۡعٰلَمِيۡنَ	وَاتَّقُوۡا
جو	انعام کی میں نے	اوپر تمہارے	اور	یہ کہ	فضیلت دی تم کو	اوپر	جہانوں کے	اور ڈرو

پر کیے اور یہ کہ میں نے تم کو اہلِ عالم پر فضیلت بخشی ﴿۱۲۲﴾ اور اس دن

يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـًٔا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا عَدۡلٌ

يَوۡمًا	لَّا	تَجۡزِىۡ	نَفۡسٌ	عَنۡ	نَّفۡسٍ	شَيۡـًٔا	وَّ	لَا	يُقۡبَلُ	مِنۡهَا	عَدۡلٌ
اس دن سے	کہ نہ	کفایت کرے گا	کوئی جی	سے	کسی جی	کچھ	اور	نہ	قبول کیا جائے گا	اس سے	بدلہ

سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے اور نہ اس سے بدلہ قبول کیا جائے

وَّلَا تَنۡفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابۡتَلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ

وَّلَا	تَنۡفَعُهَا	شَفَاعَةٌ	وَّلَا	هُمۡ	يُنۡصَرُوۡنَ	وَاِذِ ابۡتَلٰٓى	اِبۡرٰهٖمَ	رَبُّهٗ
اور نہ	فائدہ دیگی اس کو	سفارش	اور نہ	وہ	مدد دیئے جائیں گے	اور جب آزمایا	ابراہیم کو	اسکے پروردگار نے

اور نہ اس کو کسی کی سفارش کچھ فائدہ دے اور نہ لوگوں کو (کسی اور طرح کی) مدد مل سکے ﴿۱۲۳﴾ اور جب پروردگار نے چند باتوں میں ابراہیم کی

بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ

بِكَلِمٰتٍ	فَاَتَمَّهُنَّ	قَالَ	اِنِّیْ	جَاعِلُكَ	لِلنَّاسِ	اِمَامًا	قَالَ	وَمِنْ
ساتھ کئی باتوں کے	پس پورا کیا اس نے انکو	کہا	بیشک میں	کرنیوالا ہوں تجھ کو	واسطے لوگوں کے	امام	کہا	اور سے

آزمائش کی تو وہ ان میں پورے اُترے۔ اللہ نے کہا کہ میں تم کو لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ (پروردگار) میری

ذُرِّيَّتِیْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ

ذُرِّيَّتِیْ	قَالَ	لَا	يَنَالُ	عَهْدِی	الظّٰلِمِیْنَ	وَ	اِذْ	جَعَلْنَا	الْبَيْتَ
میری اولاد	کہا	نہیں	پہنچے گا	میرا عہد	ظالموں کو	اور	جب	کیا ہم نے	کعبہ کو

اولاد میں سے بھی (پیشوا بنائیو)۔ اللہ نے فرمایا کہ ہمارا اقرار ظالموں کے لیے نہیں ہوا کرتا (۱۲۴) اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو

مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ

مَثَابَةً	لِلنَّاسِ	وَ	اَمْنًا	وَ	اتَّخِذُوْا	مِنْ مَّقَامِ	اِبْرٰهٖمَ	مُصَلًّى
جائے ثواب	واسطے لوگوں کے	اور	امن والا	اور	تم پکڑو	مقام	ابراہیم کو	جائے نماز

لوگوں کے لیے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور (حکم دیا کہ) جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِیَ لِلطَّآئِفِيْنَ

وَعَهِدْنَآ	اِلٰٓى	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	اَنْ	طَهِّرَا	بَيْتِیَ	لِلطَّآئِفِيْنَ
اور عہد کیا ہم نے	طرف	ابراہیم کے	اور	اسماعیل کے	یہ کہ	پاک کریں	میرا گھر	واسطے طواف کرنیوالوں کے

اور ابراہیم اور اسمٰعیل کو کہا کہ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں

وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا

وَالْعٰكِفِيْنَ	وَالرُّكَّعِ	السُّجُوْدِ	وَاِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّ	اجْعَلْ	هٰذَا
اور اعتکاف کرنیوالوں کے	اور رکوع کرنیوالوں کے	سجدہ کرنیوالوں کے	اور جب	کہا	ابراہیم نے	اے پروردگار میرے	کردے	اس

اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو پاک صاف رکھا کرو (۱۲۵) اور جب ابراہیم نے دعا کی کہ اے پروردگار اس

بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

بَلَدًا	اٰمِنًا	وَّارْزُقْ	اَهْلَهٗ	مِنَ	الثَّمَرٰتِ	مَنْ	اٰمَنَ	مِنْهُمْ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ
شہر کو	امن والا	اور رزق دے	اسکے رہنے والوں کو	سے	میووں	جو کوئی	ایمان لائے	ان میں سے	اللہ پر	اور دن

جگہ کو امن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائیں ان کے کھانے کو میوے عطا فرما۔

الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ

الْاٰخِرِ	قَالَ	وَمَنْ	كَفَرَ	فَاُمَتِّعُهٗ	قَلِيْلًا	ثُمَّ	اَضْطَرُّهٗٓ	اِلٰى	عَذَابِ
آخرت پر	کہا	اور جوکوئی	کفر کرے	پس فائدہ دونگا اسکو	تھوڑا	پھر	بے بس کردوں گا اسکو	طرف	عذاب

تو اللہ نے فرمایا کہ جو کافر ہوگا میں اس کو بھی کسی قدر متمتع کروں گا (مگر) پھر اس کو (عذاب) دوزخ کے (بھگتنے کے) لیے

النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ

النَّارِ	وَبِئْسَ	الْمَصِيْرُ	وَ	اِذْ	يَرْفَعُ	اِبْرٰهٖمُ	الْقَوَاعِدَ	مِنَ الْبَيْتِ
آگ کے	اور بری ہے	پھر جانے کی جگہ	اور	جب	اٹھاتا تھا	ابراہیم	بنیادیں	گھر کی

ناچار کردوں گا۔ اور وہ بُری جگہ ہے ﴿۱۲۶﴾ اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے

وَ اِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ

وَ	اِسْمٰعِيْلُ	رَبَّنَا	تَقَبَّلْ	مِنَّا	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِيْعُ
اور	اسماعیل	اے رب ہمارے	قبول کر	ہم سے	بیشک تو ہی ہے	تو	سننے والا

تھے (تو دعا کیے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بیشک تو سننے والا (اور)

الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً

الْعَلِيْمُ	رَبَّنَا	وَ	اجْعَلْنَا	مُسْلِمَيْنِ	لَكَ	وَمِنْ	ذُرِّيَّتِنَآ	اُمَّةً
جاننے والا	اے ہمارے رب	اور	کردے ہم کو	اطاعت گزار	واسطے تیرے	اور سے	اولاد ہماری	ایک جماعت

جاننے والا ہے ﴿۱۲۷﴾ اے پروردگار ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھیو۔ اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا

مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ

مُّسْلِمَةً	لَّكَ	وَ	اَرِنَا	مَنَاسِكَنَا	وَ	تُبْ	عَلَيْنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ
فرمانبردار	واسطے تیرے	اور	دکھا ہم کو	طرح عبادت ہماری کی	اور	پھر آ	اوپر ہمارے	بے شک تو ہے	تو

مطیع بناتے رہیو اور (پروردگار) ہمیں ہمارے طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ) توجہ فرما۔ بیشک تو توجہ

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا

التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ	رَبَّنَا	وَابْعَثْ	فِيْهِمْ	رَسُوْلًا	مِّنْهُمْ	يَتْلُوْا
پھر آنے والا	مہربان	اے رب ہمارے	اور بھیج	بیچ ان کے	پیغمبر	ان ہی میں سے	پڑھے

فرمانے والا مہربان ہے ﴿۱۲۸﴾ اے پروردگار ان (لوگوں) میں انہیں میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیجیو جو ان کو

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ

عَلَيْهِمْ	اٰيٰتِكَ	وَ	يُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَيُزَكِّيْهِمْ	اِنَّكَ	اَنْتَ
اوپران کے	آیتیں تیری	اور	سکھلائے ان کو	کتاب	اور	حکمت	اور پاک کرے ان کو	بیشک تو ہی ہے	تو

تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا کرے اور اُن (کے دلوں) کو پاک صاف کیا کرے۔ بیشک تو

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١٢٩ ع

الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ	وَ
غالب	حکمت والا	اور

مرکزی خیال: پچھلے دس رکوع سے ہم بنی اسرائیل کا قصّہ پڑھ رہے تھے آج بہت خوبصورت طریقے سے اُس کا اختتام ہو گا۔ ہم دیکھیں گے کہ کس طرح یہودیوں کا کہنا تھا کہ ابراہیمؑ روزِ آخرت ہماری سفارش کرینگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تردید کر دی۔ اور یہود کا عقیدہ آخرت خراب ہونے کی وجہ سے ان میں بگاڑ پیدا ہُوا۔

آج کے سبق میں ابراہیمؑ کو ہم ایک رول ماڈل کے طور پر دیکھیں گے۔ نبیؐ پاک کو اللہ نے حکم دیا کہ ابراہیمؑ کی طرف دیکھیں۔ یعنی اللہ کے پیارے بندوں اور نبیوں میں ابراہیمؑ ایک مثال رکھتے ہیں۔

کئی احادیثؐ سے ہمیں اس کی مثالیں ملتی ہیں کہ نبی پاکؐ اپنے تعلق کو ابرہیمؑ کے ساتھ ملاتے تھے اور ایک جگہ ابراہیمؑ کو اپنا باپ بھی کہا۔

ایک اور بات جو اس سبق سے ہمیں ملتی ہے کہ نیکی کا سفر اکیلے نہیں کرنا بلکہ اولادوں کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ اور یہ بھی کہ جب کوئی آزمائش آتی ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور یہ کہ ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ اللہ نے ہمیں اپنے پیارے نبیؐ کا اُمّتی بنا دیا۔

يٰبَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِيَ الَّتِيۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَنِّيۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ

﴿۱۲۲﴾ اے بنی اسرائیل! میرے وہ احسان یاد کرو، جو میں نے تم پر کئے اور یہ کہ میں نے تم کو اہلِ عالم پر فضیلت بخشی۔

یہاں بنی اسرائیل سے بہت پیار سے خطاب کیا جارہا ہے اور انہیں عزّت بھی دی جارہی ہے۔ پہلے جس موضوع پر بات ہورہی تھی، اُس پر کلوزنگ بریکٹ لگ رہی ہے۔ پیار، عزّت کے ساتھ بھولا ہوا سبق یاد کروانا بھی مقصد ہوتا ہے۔ اس قوم کی ہدایت کے لئے انبیا کرامؑ آئے۔ ان کو عقل اور ذہانت دی۔ بہت منظّم قوم ہے۔ بنی اسرائیل کے بارے میں تین بار قرآن پاک میں آیا کہ اللہ نے ان کو سارے جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ کیا مسلمانوں کی فضیلت کم ہے؟ کیا آج کے مسلمانوں کا مقام کم ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں سے پہلے بنی اسرائیل کی فضیلت تھی۔ لیکن نبی پاکؐ کی بعثت کے بعد اب یہی مقام اُمّت مسلمہ کو مل گیا ہے۔

وہ عزّت جو پچھلے دور کے لوگوں نے محنت سے حاصل کی تھی اس قوم نے وہ دعٰووں سے حاصل کرنی چاہی۔ اور یہ کہتے تھے کہ بنی اسرائیل کی شفاعت ابرہیمؑ کرینگے۔ وہ بخشے جائیں گے۔

آج یہی بات مسلمان کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ ہمیں بخشائیں گے۔ یہ ہماری بگڑی بنائیں گے اور اللہ کی پکڑ سے بچائیں گے۔ ہم اُمتِ مسلمہ جنت میں جائیں گے۔

وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـًٔـا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا تَنۡفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے، اور

نہ اس سے بدلہ قبول کیا جائے اور نہ اس کو کسی کی سفارش کچھ فائدہ دے اور نہ لوگوں کو (کسی اور طرح کی) مدد مل سکے۔

یہاں ہمیں بتایا جارہا ہے کہ اپنا عقیدہ آخرت ٹھیک کر لیں۔ یعنی کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ کوئی سفارش نہیں کر سکے گا۔ کوئی انسان کسی دوسرے کے لئے ادلے بدلے میں نہیں جائے گا۔ کوئی سفارش کی تو جاسکتی ہے لیکن نفع نہیں دے گی۔ اللہ کی اپنی مرضی ہو گی کہ وہ قبول کرے یا نہیں۔ بعض دفعہ ہم سوچتے ہیں کہ فلاں سفارش کرے گا تو کام ہو جائے گا۔ پہلی بات کچھ قابلیت تو ہونی چاہئے اور دوسری بات یہ کہ آپ کو پتا نہیں ہے کہ اس نے کیا کچھ کیا ہے؟ پھر سفارش کرنے والا خود شرمندہ ہو کر پیچھے ہو جائے گا۔ تو سفارش بھی فائدہ نہیں دے گی۔

ایک منسٹر سفارش کرنے جاتا ہے کہ فلاں کو جیل سے چھوڑ دو میرا بچپن کا دوست ہے۔ تھانیدار کہے گا کہ یہ چار بچوں کا قاتل ہے، یہ بندہ عورتوں کی عزّتیں لوٹتا ہے۔ تو منسٹر خود ہی شرمندگی سے کہے گا کہ مجھے پتا نہیں تھا یہیں رکھو اسے۔

روزِ قیامت جب کوئی نیک بندہ سفارش کرنے آئے گا تو اللہ فرمائیں گے کہ آپ کو پتا ہے یہ سود لیتا تھا، نماز تو بس جمعے کی پڑھتا تھا، یتیم پر ظلم کرتا تھا۔ آپ خود سوچیں وہ نیک بندہ کیا کہے گا، اللہ جی میری جان چھوڑیں اس کا جہنم میں ڈال دیں۔ میری توبہ جو اس کی سفارش کروں۔

روایتؐ ہے کہ ایک حافظ بچہ اپنی ماں کی سفارش کرے گا وہ جہنم میں ہو گی۔ جب فرشتے اُسے لے کر آئیں گے تو اس کی شکل بدل چکی ہو گی بچہ اسے پہچان ہی نہ سکے گا۔ تو سفارش کیسے ہو گی؟

ایک صحیح حدیثؐ ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے محبت سے وعدہ کر لیا کہ وہ اپنے باپ کی سفارش کرینگے۔ روزِ قیامت اُن کے باپ کو بجّو کی شکل میں لایا جائے گا، ابراہیمؑ اُسے پہچان ہی نہ سکیں گے اور پھر اس بجو کو دُم سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (تاکہ ابراہیمؑ کی بے عزّتی نہ ہو)

کیا اندھیر نگری ہے؟ کہ ہم جھوٹے گنہگار کہہ دیں کہ سفارش قبول ہو گی۔ کوئی بیوقوف لوگ نہیں ہے۔ کوئی اللہ کی پکڑ سے نہیں چھڑوا سکتا۔

وَاِذِ ابۡتَلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾ اور جب پروردگار نے چند باتوں میں ابراہیم کی آزمائش کی تو ان میں پورے اترے۔ خدا نے کہا کہ میں تم کو لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ (پروردگار) میری اولاد میں سے بھی (پیشوا بنائیو)۔ خدا نے فرمایا کہ ہمارا اقرار ظالموں کے لیے نہیں ہوا کرتا۔

اللہ جب کوئی نعمت دیتا ہے تو پھر ناشکری کی پکڑ بھی ہے۔ اللہ قرآن میں فرماتے ہیں؛ سورۃ نحل

وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ۔ ہم تو اللہ کی نعمتوں کا شمار ہی نہیں کر سکتے۔ یہاں ایک نعمت کا ذکر ہُوا ہے۔ ایک دودھ کی نعمت کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

ایک اور بات پتا چلتی ہے۔ کہ نیک اعمال کر کے اللہ کی شکر گزاری کی جائے۔ نبیؐ کی اطاعت کی جائے۔

ایک حدیثؐ کا خلاصہ ہے کہ اے فاطمہ آج میرے مال سے جو مانگنا چاہو مانگ لو لیکن روزِ قیامت میں تیری کفایت نہیں کر سکوں گا۔ آپ سوچیں ذرا نبیؐ کی لاڈلی بیٹی اور کوئی سفارش قبول نہیں ہو گی۔

بنی اسرائیل نے ناشکری کی، فساد کیا، اللہ کی نافرمانی کی، اب اُمتِ مسلمہ وہی کام کرے تو کیا ہو گا؟

ظاہر ہے جو ان کا انجام وہی ہمارا ہو گا۔ یہودی ذلیل وخوار ہوئے۔ اب مسلمان ہو رہے ہیں۔

یہاں ابراہیمؑ کا ذکر قرآن پاک میں پہلی دفعہ ہوا ہے۔ قرآن میں سب سے زیادہ ذکر موسیٰؑ کا ہوا ہے اور پھر ابراہیمؑ کا۔ کس طرح لوگوں کو اپنی طرف بلاتے تھے۔ ابراہیمؑ خلیل اللہ تھے اور اُن کا ذکر کس طرح شروع ہو رہا ہے۔ ابراہیمؑ کی آزمائش سے بات شروع ہوتی ہے۔

دنیا میں جب کوئی جاب ملتی ہے تو قابلیت پر ملتی ہے کہ کونسی صلاحیتیں ہیں۔ تو اللہ بھی دیکھتا ہے کہ کس بندے کو کونسا مقام دینا ہے۔ اس لئے اپنے بندوں کو چن لیتا ہے۔

دنیا کی جاب کے لئے قابلیت چاہئے لیکن دین کے کام کے لئے قربانی کا جذبہ اور آزمائش میں پورا اُترنے والا حوصلہ چاہئے۔ اللہ آزمایش کے بعد کندن بنالیتا ہے۔

اللہ اپنے خاص بندوں کو آزمائش کے لئے منتخب کرتا ہے تاکہ مضبوط قدم سے اپنے مقصد پر جمے رہیں۔ اللہ کو حوصلے والے لوگ چاہیں جو اپنا اعلیٰ مقصد نہ بھولیں۔ ابراہیمؑ نبی پاک سے چار ہزار سال پہلے آئے تھے۔ ابراہیمؑ کے بارے میں یاسر قاضی صاحب کا ایک لیکچر ہے

(Lessons from the Life of Prophet Ibrahim AS)

آدمؑ کو اللہ نے علم کی بنیاد پر چنا تھا اور ابراہیمؑ کو اللہ کے لئے دی گئی قربانیوں اور صبر و محنت کی وجہ سے۔۔ ابراہیمؑ کے اولاد ہی نہیں تھی۔ 70 سال کی عمر میں اولاد نصیب ہوئی۔ پھر تین بیٹے ہوئے۔ اور یہ دیکھیں کہ بڑھاپے کی اولاد اور تینوں عالم اور نبیؑ۔ (کبھی نااُمید نہ ہوں)

ابراہیمؑ کے تین بیٹے تھے۔ اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور ا ابراہیمؑ کا تیسرا بیٹا مدیان تھا

بنی اسرائیل حضرت اسحاقؑ کی نسل سے تھے، یہ حضرت سارہؓ کے بیٹے تھے۔ اسحاقؑ کے بیٹے یعقوبؑ تھے جن کے آگے بارہ بیٹے تھے اور پھر اُن سے یہود کی نسل چلی۔

مدیان، قصورہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ مدین وطن تھا۔ اُن میں حضرت شعیبؑ آئے تھے۔

اسماعیلؑ حضرت حاجرہ کی نسل سے تھے، وہ ابراہیمؑ کو فرعون سے تحفے میں ملی تھی، باندی تھیں۔ ابراہیمؑ نے ان کو آزاد کر کے نکاح کر لیا تھا۔ اسماعیلؑ پہلے بیٹے تھے۔ ان کو بچپن ہی میں حاجرہؓ کے ساتھ مکّہ میں چھوڑ دیا گیا۔ مشرکین اس بات پر فخر کرتے تھے کہ اُن کے پاس اللہ کا گھر ہے۔ اسماعیلؑ کی ایڑیوں سے نکلا ہُوا آبِ زم زم ہے۔ اور یہ کہ وہ کعبہ کے متولّی ہیں۔ اللہ کا گھر ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے بنایا تھا جو طوفانِ نوح کے بعد ختم ہو گیا تھا۔

اللہ کے نبیؐ اور حضرت اسماعیلؑ کے درمیان تقریباً تین ہزار سال کا فاصلہ تھا۔ کوئی نبی نہیں آیا۔

بنی اسرائیل میں نبوّت کا سلسلہ چلتا رہا۔ وہاں ہزاروں نبی آئے۔

کئی دفعہ ہم بہت دعائیں مانگتے ہیں کہ اللہ ہمیں چن لے اور ہم سے نیکی کا کام لے لیکن نہ تو ہم میں کوئی گن اور نہ ہم محنت کرنا چاہتے ہیں۔ جب آزمائش آتی ہے تو صبر نہیں۔ تو اللہ ایسے لوگوں سے کام نہیں لیتا۔ اپنے اندر وہ خوبیاں پیدا کریں کہ صبر اور آزمائش میں پورے اُتریں۔

اللہ نے ابراہیمؑ کو کیسے چنا؟ (یہاں انبیا کرامؑ کی پریزینٹیشن دکھائی گئی)

حضرت آدمؑ کے بعد شیثؑ آئے۔ آدمؑ اور نوحؑ کے درمیان دس نسلوں کا فاصلہ تھا۔ اس دوران ادریسؑ آئے۔ پہلے لوگ بزرگوں کی عزّت کرتے پھر ان کی تصویریں بنالیتے۔ پھر قبر بنالیتے اور پھر یہ عقیدہ بن جاتا کہ یہ ہماری سفارش کرینگے۔ اور پھر بت بنالیتے اور پوجنے لگتے۔

نوحؑ کے تین بیٹے تھے۔ حام، سام اور یافث۔ چوتھا بیٹا کنعان ڈوب گیا تھا۔ نافرمان تھا۔

یہاں سے نوحؑ کی نسل سے دنیادوبارہ شروع ہوئی۔ طوفانِ نوح سے سب کچھ ختم ہو گیا۔

حام کی نسل سے ایشیاوالے

یافث سے یورپ اور ترکی والے۔

سام سے آرمینین نسل چلی۔

نوحؑ کے بعد بڑے نبی ابراہیمؑ آئے اور ان کے بھتیجے لوطؑ تھے

آدمؑ سے نسل چلی، لوگ اپنی فطرت پر تھے۔ شرک تھا ہی نہیں۔ گناہ نہیں تھے

نوحؑ سے شریعت ملی، شرک کا خاتمہ ہُوا۔ ان کو صحیفے ملے

اسماعیلؑ کا مکّہ میں قیام۔ سب قبیلوں کا نبی پاکؐ کے نسب سے بھی پتا چلتا ہے۔

عبد اللہؑ سے نبی پاکؐ پیدا ہوئے جن کو اللہ نے سراجً مُنیرا فرمایا ہے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ سے باقی انبیاء کی تفصیل ملتی ہے۔

ابراہیمؑ کی فضیلت کا پتا چلتا ہے کہ جتنے بڑے مذاہب ہیں ان کا سلسلہ ابرہیمؑ سے ملتا ہے۔

ترازو کے ایک پلڑے میں سارے نبیؑ اور ایک طرف نبی پاکؐ آئے۔

ہم جب کسی بڑے لیڈر کا تذکرہ کرتے ہیں تو اُن کے کارنامے بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ دیکھ لیں کہ اللہ نے صرف ایک فقرہ فرمایا کہ "ہم نے ابراہیمؑ کو چن لیا۔"

یہاں سے یاد کر لیں کہ جب کبھی مشکل وقت ہو۔ کوئی آزمائش آجائے تو سوچ لیں کہ اللہ نے مجھے چُن لیا۔ اللہ کی رضا میں راضی ہو جائیں۔

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا ﷺ۔

یا اللہ میں آپ کے فیصلے پر راضی ہوں۔ یا اللہ میں اپنی تقدیر پر خوش ہوں۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ہمیشہ مسکرا کر کہیں۔ الحمدُللہ۔ اگر ہمیں اپنی موت کا پتا چل جائے تب بھی اللہ سے راضی رہیں۔ اللہ سے ملاقات کے لئے تیار رہیں۔

جہاں اللہ کی مدد آنی ہوتی ہے اس سے ایک سیڑھی پیچھے رُک جاتے ہیں۔

ہم میں سے وہ بندہ کندن بنے گا جو مشکلات برداشت کرتا ہے۔ اللہ بوجھ ڈالنے سے پہلے چیک کرتا ہے۔